حقائق، ماضی قریب، خصوصاً اسلامی تاریخ کے پس منظر سے ابھرنے والی صورت حال پر تبصرہ و تجزیہ اور حق و راستی کے لیے ایک والہانہ جذبہ بہت نمایاں ہے۔ موضوع کی مناسبت سے شاعر کا رجزیہ انداز' قاری کو جہاد پر اکساتا ہے۔ شہادت اعجاز رحمانی کے ہاں ایک اہم حوالہ ہے:

مقتل میں اور کس کی گواہی ہے معتبر جو سب سے معتبر ہے' شہادت لہو کی ہے
پھر یاد آ رہے ہیں شہیدان محترم اسلام کو پھر آج' ضرورت لہو کی ہے

وطن سے محبت کے ساتھ ساتھ وہ امت مسلمہ کی زبوں حالی پر فکرمند ہیں۔ دردمندی نے شاعر کے اندر ایک سوز و گداز کی کیفیت پیدا کر دی ہے۔ وہ محمد بن قاسم سے سید مودودی تک امت کی اصلاح اور سربلندی کے لیے کوشاں رہنے والوں کو یاد کرتے ہیں۔ اردو، مشرقی پاکستان، بنگلہ دیش کے محصورین اور کراچی کے حوالے سے گلی گلی بہنے والے لہو کے دلخراش مناظر پر شدید کرب و اضطراب میں مبتلا ہیں:

اس دور ارتقا میں ہر اک چیز ہے گراں انسان کا لہو مگر ارزاں ہے آج کل

انھیں، دلوں کے ناسوروں کا بھی اندازہ ہے اور رہبروں کے بھیس میں رہزنوں پر بھی ان کی نظر ہے لیکن تمام تر رکاوٹوں اور مشکلات کے باوجود وہ پر امید ہیں:

اسلام ہی دنیا میں سرافراز رہے گا اسلام ہی انسان کا دم ساز رہے گا

اعجاز رحمانی حب وطن، دینی حمیت اور ملی جذبے سے سرشار ہیں۔ زندگی کے بارے میں ان کے مخصوص نقطہ نظر ("زندگی، عرصہ شہادت ہے") کی بنا پر ہم انھیں اپنے عہد کا ایک منفرد شاعر کہہ سکتے ہیں۔ (د-ہ)

کتاب الابدان - حکیم محمد سعید، حکیم قسیم الدین، حکیم نعیم الدین زبیری۔ ناشر: بیت الحکمت، مدینۃ الحکمت۔ محمد بن قاسم ایوے نیو کراچی ۷۴۷۰۰۔ صفحات: حصہ اول: ۳۲۵۔ حصہ دوم: ۲۱۴۔ قیمت: حصہ اول: ۱۶۰ روپے، دوم: ۱۶۰ روپے۔

عربی کے ایک معروف قول کا ترجمہ ہے: "اہم ترین حقیقی علم تو بس دو ہی ہیں: علم ادیان اور علم ابدان"۔ زیر نظر کتاب موخر الذکر علم سے متعلق ہے۔ انسانی بدن کی تشریح (Anatomy) اور اس کے فعلیات (Physiology) پر انگریزی میں تو بہت سی کتابیں ملتی ہیں مگر اردو میں اس موضوع پر معیاری کتب شاذ ہی نظر آتی ہیں۔ اس اعتبار سے زیر نظر کتاب اردو کے طبی ذخیرۂ کتب میں نہایت خوش گوار اور عمدہ اضافہ ہے۔

اس کے عنوانات ابواب (علم تشریح و فعلیات، حیوانی خلیہ، جسمانی بافتیں، محوری ڈھانچا، الحاقی